حضرت علامہ شمس الحق افغانی

سقوطِ ڈھاکہ و مشرقی پاکستان

بجواب
خط
ایڈیٹر الحق

آپ نے مجھے اس عنوان پر لکھنے کے لئے تحریر بھیجی۔ میں متردد تھا کہ میں وہ دل کہاں سے لاؤں جو مجھے اس المیہ پر کچھ لکھنے کی استطاعت دے سکے۔ اسلام کی پوری تاریخ میں سب سے بڑا دردناک المیہ ہلاکو کا ہے۔ اس ہنگامہ کی تحریر جس سے ابن اثیر نے تاریخ کامل میں معذرت خواہی کے طور عجز قلم کا اعتراف کیا۔ لیکن المیہ ہلاکو سے ۷۱۵ سال بعد کا یہ واقعہ جو ابھی وقوع میں آیا اس سے انتہائی دردناک ہے بوجوہات ذیل:

۱۔ ہلاکو کے واقعے میں مسلمان تاریخ کے ایک بہادر ترین قوم منگولین سے مغلوب ہوئے۔ لیکن واقعہ بنگال میں ہماری مغلوبیت کرۂ ارضی کی بزدل ترین بنیا قوم سے ظہور میں آئی ہے، جو افسوسناک ہے۔

۲۔ ہلاکو کے واقعہ میں اس یلغار کا سربراہ دنیا کا مسلم بہادر اور ماہر جنگ ہلاکو تھا لیکن ہمارے اس واقعہ میں ہندو یلغار کی سربراہ ایک ہندو عورت تھی۔ اور ہماری طرف سے تمغہ جات اور فوجی امور کا ماہر جنرل یحییٰ خاں ہائی کمان تھا۔

۳۔ ہلاکو کی یلغار میں مغلوبیت ظاہری برنگ شہادت تھی۔ اور ہمارے موجودہ واقعہ میں مغلوبیت نے ہتھیار ڈالنے کی صورت اختیار کی وہ بھی تقریباً مسلح نوّے ہزار بہادر فوج نے جس کی نظیر اسلام کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔

۴۔ ہلاکو کے ہنگامہ میں جس ملک پر حملہ ہوا اس کے جواب میں دوسرا کوئی محاذ نہ تھا کہ دشمن پر دو محاذوں کا دباؤ پڑتا۔ لیکن یہاں مغربی طاقتور محاذ موجود تھا۔ اگر زور سے اس محاذ پر حملہ کیا جاتا۔ تو کشمیر کا مسئلہ بھی ہمیشہ کے لئے حل ہو جاتا۔ اور دشمن کا اتنا زرخیز علاقہ ہمارے قبضہ میں آجاتا کہ دشمن یا تو مشرقی محاذ پر حملے سے دست بردار ہو جاتا یا کم از کم اس کا دباؤ کمزور پڑ جاتا۔ لیکن یہاں فوری

حملہ سے گریز کیا گیا۔ کہ دشمن اطمینان کے ساتھ ہماری ناکہ بند فوج کو اچھی طرح تباہ کر دے اور جنگ بندی کے قریب دنوں میں جو حملہ کیا گیا۔ وہ بھی اس وقت جب دشمن نے حملہ کیا اور پھر ہمارے ہائی کمان نے دفاعی جنگ لڑی۔ تاکہ دشمن کے علاقہ پر قبضہ نہ ہو۔ ورنہ کٹوعہ روڈ کاٹ دینے میں صرف ۲۴ گھنٹے باقی تھے۔ اور اگر موجودہ فوج اور ہوائی بیڑے کو استعمال کیا جاتا۔ تو کشمیر ختم ہو کر بھارت کی دو تین لاکھ فوج محصور ہو جاتی۔ اور مشرقی پنجاب میں ہماری فوج پٹھانکوٹ، فیروز پور، امرتسر، جالندھر کے اضلاع کو فتح کر کے لدھیانے کے قریب پہنچ سکتی تھی۔ اور راجستان میں بھی کافی رقبہ فتح ہو جاتا تھا۔ اس صورت میں دشمن گھٹنے ٹیک کر اور ہماری منت سماجت کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ اگر مشرقی پاکستان میں ناکامیابی ہوتی تو وہ بھی فتح میں تبدیل ہو جاتی۔ دشمن کی فوج کا حوصلہ بھی پست ہو جاتا۔ جیسے بی بی سی کے نمائندہ نے مشرقی پاکستان کے مورچوں کو دیکھ کر یہ کہا تھا۔ کہ بھارتی فوج پاکستانی فوج کا سامنا کرنے سے گھبراتی ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت جنگ سے انکار کر دے۔ لیکن پاکستانی فوج کے حوصلے تعداد کی کمی کے باوجود بلند ہیں۔

۵۔ آشوب ہلاکو کے موقعہ پر جس اسلامی ملک پر حملہ ہوا اس کا کوئی مددگار نہ تھا۔ لیکن ہمارے لئے مغربی محاذ میں قابلِ اعتماد طاقتور پڑوسی چین موجود تھا۔ جو ہماری طلب پر اسلحہ اور ہر قسم کی مدد گلگت روڈ کے ذریعہ پہنچاتا۔ لیکن ان پانچ امور کے باوجود جو کچھ المیہ پیش آگیا۔ اس کا زخم صدیوں تک مندمل نہیں ہو سکتا۔ اب تشریح طلب یہ امر ہے کہ:

۶۔ حضور علیہ السلام جن کی دعا اور روحانی قوت سے بہت بڑی قوت پر بھی فتح ہو سکتی تھی۔ لیکن آپ نے عالم اسباب میں تعلیم امت کیلئے مدینہ میں آ... ہی یہود قریضہ و بنی نظیر و بنی قینقاع کے طاقتور قبائل سے تعاون باہمی کا معاہدہ کیا تاکہ دشمن کے مقابلہ میں متحدہ محاذ قائم ہو۔ لیکن ہم نے کسی بڑی طاقت حتیٰ کہ چین کے ساتھ بھی تحریری معاہدہ نہیں کیا حالانکہ دشمن نے اگست میں روس سے بیس سال کے لئے معاہدہ کر لیا تھا۔ جو ہماری موت اور تباہی کے لئے کیا گیا تھا۔ اس غفلت کا وہ نتیجہ ہوا۔ جو سامنے آیا۔ اس رسواکن اور وقار شکن شکست کے اسباب کیا تھے۔ میرے خیال میں وہ اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ پاکستانی نظریۂ اسلام سے بغاوت، تقسیم ہند اور پاکستان کے وجود و بقاء کی اصلی روح اسلامی نظامِ حیات ہے، معمارِ پاکستان اور کارپردازانِ پاکستان نے اسلامی نظریۂ حیات کی بدولت برصغیر کے مسلمانوں کو اپنا ہمنوا بنایا اور اسی نظریہ کی کشش سے وہ تاسیسِ پاکستان کے

واسطے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوئے اور اسلام کی محبت کی وجہ سے مسلمانوں نے پاکستان کو وجود میں لانے کیلئے وہ قربانی دی جسکی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ اربوں کی جائیداد کو مسلمانوں نے قربان کیا۔ وطن کو قربان کرنا پڑا۔ لاکھوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ ہزاروں عصمتیں لٹ گئیں لیکن جب پاکستان بن گیا، تو اللہ اور عوام دونوں سے کیا ہوا وعدہ بھلا دیا گیا۔ اور جن ارباب اقتدار کے ہاتھوں پاکستان کی باگ تھی۔ انہوں نے چوبیس سال میں اسلام کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ نہ اسلامی قانون ملک میں رائج ہوا اور نہ فواحش و منکرات بند ہوئے بلکہ ان سب چیزوں میں اضافہ ہوا۔ گویا پاکستان کی نعمت کی ناشکری کی گئی۔ اور جتنا دین اور اسلام پر جسقدر عمل انگریزی دور میں تھا وہ بھی نہ رہا۔ یہ وہ کفرانِ نعمت ہے کہ شکر کی صورت میں ترقی کا وعدہ خداوندی ہے۔ اور کفرانِ نعمت کی صورت میں قہر الٰہی اور عذاب شدید کی سزا کا اعلان موجود ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ پہلے وہ آسمان پر طے ہوتا ہے۔ چوبیس سال میں صرف قوم کی دولت کو لوٹنے اور کرسیوں کے تحفظ کی کوشش کی گئی۔ خواہ پاکستان ہاتھ میں رہے یا جائے۔ جب نظریۂ پاکستان کی روح قریب الختم ہونے لگی۔ تو اعضاء پاکستان کا انتشار لازمی تھا۔

۲۔ دوسرا سبب قرآنی ارشاد کی تعمیل سے بغاوت۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔ دشمن کے مقابلہ کیلئے اسقدر آلات حرب تیار کرو جسقدر مجموعی طور پر تمہاری قوۃ مالی کی آخری سرحد تک ممکن ہو۔ اور گھوڑوں کو بھی سرحد کی حفاظت کیلئے رکھو۔ جو اس زمانے میں ٹینک کا کام دیتے تھے۔ ہمارا سامانِ جنگ اس قدر ہو کہ دشمن اس سے مرعوب ہو جائے۔ بھارت نے اسلحہ ساز تیس کارخانے بنائے اور ہم عیش و عشرت کے سامان میں مال خرچ کرتے رہے ہم سے پانچ کارخانے بھی نہ بنائے جاسکے صرف ایک واہ فیکٹری ہے وہ بھی مکمل نہیں۔ چین ہم سے ایک سال بعد آزاد ہوا، وہ ایٹم بم ہیڈروجن اور میزائلوں کے بنانے میں اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ جو بڑی طاقتیں ان سے دو سو سال قبل میدان سائنس میں گامزن تھیں آج وہ ان سے کانپ رہی ہیں۔

۳۔ تیسرا سبب نصاب تعلیم اور معلمین کی خرابی۔ نہ نصاب تعلیم اسلامی اور پاکستانی نظریہ کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور نہ معلمین ایسے رکھے جاتے ہیں۔ جن کا ذہن اسلامی ہو نتیجہ ظاہر ہے کہ خوفِ خدا ختم ہو کر صرف شکم پروری کے تحت حرام و حلال کے فرق کئے بغیر جمع دولت کا

مجنونانہ جذبہ اور نسلی اور صوبائی تعصب کا تصور پیدا ہوا جس کا انجام وہی ہوا جو ہم نے سقوطِ مشرقی پاکستان کی شکل میں دیکھا اور ہماری ملت کے حصار کے اس شگاف اور کمزوری کو دشمن نے تاڑ کر اس سے فائدہ اٹھایا۔ اب خدا مغربی پاکستان کو محفوظ رکھے۔ معلم میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کی اسلامی تعلیم کہاں تک اسلامی معیار پر ہے۔ اسلامی عقائد کا معتقد بھی ہے، یا اس سے باغی۔ ارکان اسلام کی پابندی کہاں تک ہے۔ بس یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ڈگری ہو اور رشوت یا کسی افسر کی سفارش یا قرابت ہو۔

۴۔ چوتھا سبب عیاشانہ زندگی۔ عیاشانہ زندگی پوری ملت کے لئے زہر قاتل ہے۔ خصوصاً فوج کے لئے جو محافظ ملک ہے اور جفاکشی فوجی زندگی کی روح ہے۔ فاروق اعظمؓ نے شام و عراق کی فتح کے بعد اسلامی فوج کے لئے پابندی عائد کی کہ باریک عیاشانہ لباس استعمال نہ کریں۔ اور عجمیوں کی زیب و زینت سے پرہیز کریں۔ اور غسل کی ضرورت ہو تو حمام میں نہ جائیں۔ اگر پسینہ لانے کی ضرورت ہو تو بجائے حمام کے دھوپ میں خوب دوڑیں۔ فانہ حمام العرب۔ یہ عرب کا حمام ہے۔ جب سے فوجی حکومت قائم ہوئی تو فوجی حکمران نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کی غرض سے ان کی تنخواہیں تمام ملکوں سے زیادہ بڑھائیں۔ اور زمینوں کے مربعے بھی عطا کئے۔ نیز ان کو اقتدار میں شریک کرنے کی وجہ سے ان کو رشوت کا بھی خوگر بنایا۔ یہ عادت ہماری فوج میں نہ تھی۔ ان چیزوں نے عام فوجی سپاہیوں اور معمولی درجے کے عہدہ داروں کی زندگی پر اثر نہ ڈالا۔ لیکن اونچے درجے کے بعض افسران اس کے شکار ہوئے۔ اور ان میں فوجی فرائض اور جذبہ جہاد کا میلان حب دنیا کی وجہ سے کمزور پڑ گیا۔ اور نتیجہ وہ ہوا جو آپ کے سامنے ہے۔ پھر بھی میں کہوں گا۔ کہ ہماری عام فوج کو شکست نہیں ہوئی۔ بلکہ مہارانی (اندرا) نے رانی مہوریجی کو شکست دی ــــــ

۵۔ ابن علقمی کی تاریخ سے غفلت۔ تاریخ نہایت سبق آموز چیز ہے۔ ماضی کے واقعات مستقبل میں بھی موثر ہوتے ہیں۔ ابن علقمی جن عقائد و افکار کا حامل تھا۔ اس نے خلافت عباسیہ کی پانچ صد سالہ یا اس سے زیادہ کی اسلامی عظمت کو اپنی موہوم خود غرضی کی وجہ سے پیوند زمین کیا۔ اور مسلمانوں کی سیاسی عظمت کے علاوہ ان کے چھ سو سالہ دماغی کاوشوں کا علمی سرمایہ بھی نذر آب و آتش کر دیا جسکی تلافی آج تک نہ ہو سکی۔

۶۔ اتحاد کا فقدان۔ حدیث میں حضورؐ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ مسلمان اگر دشمن کے ساتھ شامل

نہ ہوئے ہوں۔ تو وہ مغلوب نہ ہوں گے۔ اس واقعہ میں مسلمان خود ہندوؤں کے ساتھ شامل ہوئے۔

علاج مستقبل | ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ (آل عمران ع۴)

شکست احد میں نازل شدہ یہ آیت ہماری اس شکست کا بھی علاج ہے۔ جس میں دو منفی چیزیں اور ایک مثبت اور پھر غلبہ کا وعدہ ہے۔ اول مثبت وہن چھوڑنا ہے کسی چیز میں وہن اس کو قرآن نے عالمگیری کے خیال سے عام رکھا یعنی جو چیزیں اسباب شکست ہوئی ہیں ان کے ازالہ اور دور کرنے میں سستی نہ کرو۔ دیر بھی نہ کرو۔ فوراً دور کرو کہ ازالہ مرض سبب مرض کے ازالہ سے ہوگا۔ مذکورہ اسباب کے پیش نظر اسلامی قانون اسلامی نظام اسلامی تعلیم نافذ کرو۔ اور خلاف اسلام امور بند کردو۔ ۲۔ اخراجات حکومت وعوام کم کرکے دولت کا اکثر حصہ اسلحہ اور اسلحہ ساز کارخانوں میں لگادو۔ ۳۔ نسلی اور علاقائی تعصبات رد کرو۔ اور اخوت اسلامی کو فروغ دو۔ ۴۔ سادہ زندگی اختیار کرو۔ جیسے چین نے کیا ہے۔ اور عیاشانہ زندگی ختم کرو۔ بیش قیمت فرنیچر اور عظیم الشان بنگلوں کی تعمیر ختم کرو۔ خوراک و پوشاک سادہ رکھو۔ ۵۔ ذمہ وار افسر کے تقرر میں اس کے عقائد وافکار اور اعمال کا خیال رکھو اور یہ کہ ان میں خوف خدا و آخرت بھی ہے یا نہ۔ ۶۔ ہر اتحاد شکن تحریر وتقریر پر پابندی لگاؤ تاکہ اسلام کی وحدت پارہ پارہ نہ ہو اور بدعقیدہ افراد کو ذمہ دارانہ عہدہ نہ دو۔ جو مسلمانوں کے نظریہ حیات ہی سے متفق نہیں۔ روس میں ایسے شخص کو ذمہ دار عہدہ دیا جاسکتا ہے۔ جو سوشلسٹ عقیدہ میں شک نہ کرتا ہو۔ ہنگری سوشلسٹ کے عام عقیدہ روس میں معمولی تاویل کی تو اسکو کچل دیا گیا۔ کیا کلیدی اسامیوں کیلئے یہ ضروری نہیں کہ کم از کم وہ مسلمانان پاکستان اور مسلمانان عالم کو مسلمان تو سمجھتا ہو اور اسکا عقیدہ عام مسلمانوں سے الگ نہ ہو۔ ۷۔ خطبوں میں اور تقریروں میں صوبائی اور علاقائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کرو۔ اور وحدت اسلامی پر زور دو۔

آخر میں ہمیں اللہ کی طرف رجوع کرکے اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی وحدت کا سامان اور اسکی حفاظت کی کفالت فرماویں۔ اور پاکستانی مسلمانوں کے قلوب کو بدل ڈالیں تاکہ ہم دنیا کی ذلیل و مکار ترین قوم کی دائمی غلامی سے محفوظ رہیں۔ آمین۔

مفتاح کنوز السنۃ۔ از ڈاکٹر ونسنک ترجمہ فواد عبدالباقی | حدیث کی چودہ مستند کتابوں کا انڈکس اپنے عنوان پر واحد اور انوکھی کتاب۔ حدیث کے طالب علموں اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے انمول ذخیرہ
صفحات ۵۹۶، کاغذ عمدہ آرٹ پیپر۔ اعلیٰ کتابت وطباعت۔ مجلد نہایتی قیمت -/۳۲ روپئے علاوہ محصول ڈاک

مکتبۃ الحق اکوڑہ خٹک